احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون ۴۴۹۰

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۶۱ | جمعرات ۴ - شوال ۱۴۱۴ھ، ۱۷ - امان ۷۳ ۱۳ہش، ۱۷ - مارچ ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دینی ضروریات کیلئے دنیا سے بڑھ کر جوش و جذبہ پیدا کریں

دیکھو اور اپنے حالات کا خود مطالعہ کرو کہ جس قدر تڑپ، کوشش اور اضطراب دنیوی اور ادنیٰ ضروریات کے لئے دل میں ہے کم از کم اتنا ہی جوش دینی ضروریات کے لئے بھی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو پھر دین کو دنیا پر تقدم تو کہاں، برابری بھی نصیب نہیں ہوئی۔ ایسی صورت میں وہ معاہدہ جو اپنے امام کے ہاتھ پر نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ پر کیا ہے، کہاں پورا کیا۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ کیفیت کو چاہتا ہے اور ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی عزت اور عظمت کے لئے جوش رکھتے ہیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ ایک باریک راہ سے گذرتے ہیں اور کوئی دوسرا شخص ان کے ساتھ نہیں جا سکتا۔ جب تک کیفیت نہ ہو انسان ترقی نہیں کر سکتا۔ گویا خدا تعالیٰ نے قسم کھائی ہے کہ جب تک اس کے لئے جوش نہ ہو کوئی لذت نہیں دے گا۔

ہر ایک آدمی کے ساتھ ایک تمنا ہوتی ہے، لیکن کوئی شخص (صاحب ایمان) نہیں بن سکتا۔ جب تک کہ ساری تمناؤں پر اللہ تعالیٰ کی عظمت کو مقدم نہ کر لے۔ ولی قریبی اور دوست کو کہتے ہیں۔ جو دوست چاہتا ہے، وہی یہ چاہتا ہے تب یہ ولی کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (جن و انس کو ہم نے صرف عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ الذاریات: ۵۷) انسان کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے جوش رکھے۔ تب وہ اپنے ابنائے جنس سے بڑھ جائے گا اور خدا تعالیٰ کے مقرب بندوں میں سے بن جائے گا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۶۲)

گھر میں اپنے اخلاق کو لازماً" اچھا بنانا ہوگا

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ایک اندرونی حالت ہے جو گھر میں ظاہر ہوتی ہے۔ آپ کا اپنے بچوں سے سلوک ہے۔ آپ کا اپنی بیوی سے سلوک ہے آپ کا اپنی والدہ سے، اپنی بہنوں سے سلوک ہے۔ اپنی بیوی کی والدہ، اس کی بہنوں سے اس کے باپ اس کے رشتہ داروں سے سلوک ہے۔ ایک اور دنیا آپ کے گھر سے نکل آئی جو گھر کی دنیا ہے۔ لیکن بہت اہمیت رکھتی ہے اور اس کا تعلق نہ صرف آپ کی موجودہ زندگی سے ہے بلکہ آپ کی اولاد کی قیامت تک کی آئندہ زندگی سے ہے۔ آپ باہر بدنام ہونگے تو غیر آپ کی بات کو توجہ سے نہیں سنے گا یا وزن نہیں دے گا لیکن گھر میں اگر آپ بگڑ گئے تو آپ کی نسلیں بگڑ جائیں گی۔ بجائے اس کے کہ آپ دعوت الی اللہ کے ذریعہ دوسروں کو باہر سے (دین حق) کے اندر داخل کرنے والے بنیں یا خدا کی راہ میں ان کے قدم کھینچیں۔ ان کو دھکا دے کر پیچھے ہٹانے والے بن جائیں گے۔ ان کو ہی نہیں اپنی اولاد کو بھی۔ وہ تو آپ کے نہیں بن سکے لیکن آپ کی اولاد جو آپ کی کہلاتی تھی وہ بھی آپ کی نہیں رہے گی۔ بعض اوقات بد اخلاق خاوندوں کی بیویاں ایمان کھو بیٹھتی ہیں۔ اور ان کی اولاد ان کو اس طرح دیکھتی ہے کہ ذلیل لوگ ہیں۔ ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ نیکیاں باہر کی دنیا کے لئے ہیں۔ دعووں کے طور پر ہیں۔ حقیقت میں اس شخص کے اندر کچھ بھی نہیں۔ چنانچہ میں نے ایسی اولادوں کو بار بار برباد ہوتے دیکھا ہے۔ کہ دل اس بدی کے بدنتائج پر نظر ڈال کر لرزتا ہے۔ گھر میں اپنے اخلاق کو لازماً" اچھا بنانا ہوگا ورنہ دعوت الی اللہ کے مثبت نتیجہ کی بجائے منفی نتائج نکل رہے ہونگے۔ اور جو کچھ آپ کے پاس ہے وہ بھی کھو رہے ہونگے۔ لیکن اس طرف جماعت نے ابھی پوری توجہ نہیں دی۔ سنجیدگی سے توجہ

باقی صفحہ ۷ پر

فہرست نماز جنازہ

۱۵- فروری ۹۴ء بمقام بیت فضل لندن بعد نماز ظہر

جنازہ حاضر:- مکرم ملک عبدالمنان صاحب آف نیروبی لندن

جنازہ غائب:- ۱- مکرمہ نصیرہ فاطمہ صاحبہ بیگم مولانا ظہور حسین صاحب (وفات یافتہ) مربی روس

۲- مکرم سیف علی صاحب ربوہ کارکن دفتر جلسہ سالانہ ربوہ

۳- مکرم منیر احمد محمود صاحب سابق معلم وقف جدید ربوہ

۴- مکرم عید اصاحب والد مکرم محمد سلیم ظفر کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن

۵- مکرم چوہدری غلام نبی ورک صاحب قیام پور گوجرانوالہ

۶- مکرمہ زینب بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم (وفات یافتہ) ربوہ

۷- مکرم ناصر طاہر خاں صاحب وارنٹ آفیسر پی۔اے۔ایف

۸- مکرم چوہدری غلام نبی صاحب بہاولنگر

اعلان نکاح

○ محترمہ طاہرہ اشرف عدنی صاحبہ محلہ دار الصدر غربی ربوہ سے لکھتی ہیں کہ میرے بیٹے عزیزم اکبر احمد ابن مکرم اشرف احمد عدنی صاحب کا نکاح عزیزہ لبنیٰ ارشد صاحبہ بنت مکرم ارشد محمد احمد صاحب آف عدن سے مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا منیر الدین صاحب احمد نے مورخہ ۱۵- مارچ ۹۴ء کو بعد نماز عصر بیت القمر دار الصدر غربی ربوہ میں پڑھا۔ عزیزم اکبر احمد اور عزیزہ لبنیٰ ارشد کے پڑدادا محترم محمد دین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تھے۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ
قیمت دو روپیہ

۱۷- امان ۷۳ ۱۳ ہش ۱۷- مارچ ۱۹۹۴ء

رمضان کے بعد

ماہ رمضان اپنی تمام تر برکتوں کے ساتھ اختتام پذیر ہو چکا ہے۔ عبادات کے اس مہینے سے فائدہ اٹھانے والوں نے اپنی کوشش سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے بھرپور سعی کی۔ آخر شب کی عبادات کا اہتمام کیا۔ قرآن کریم کی تلاوت اور اس کے مطالب جاننے کی طرف توجہ کی اور غرباء کی ضروریات پوری کرنے کے لئے صدقہ وخیرات کی طرف خصوصی توجہ کی۔ یہ ساری برکتیں سمیٹنے والوں نے سمیٹیں جنہوں نے سستی دکھائی اب وہ سال بھر انتظار کریں گے۔

لیکن رمضان جو سبق ہمیں دینا چاہتا ہے وہ ایک مہینے کے تیس دنوں تک محدود نہیں ہے۔ یہ بابرکت مہینہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جائز باتوں سے بھی رک جانے کا نام ہے۔ لیکن اگر رمضان کے ختم ہوتے ہی ناجائز کاموں اور اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی باتوں کا سلسلہ دوبارہ شروع کر دیا جائے تو یہ رمضان کا کوئی اچھا سبق ہرگز نہ ہوگا۔ اور ایسا کرنے والے رمضان کی برکتوں سے کوئی بھی سبق حاصل نہ کرنے والے ٹھہریں گے۔

ضرورت ہے کہ رمضان کی برکتوں کو اس مقدس مہینے کی برکات کے حوالے سے اپنی زندگی کا ایک لازمہ بنا دیا جائے۔ اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے جو غیر معمولی کوشش اس مہینے میں کی گئی ہے اس کا تسلسل برقرار رہنا چاہئے۔ رمضان ہمیں یہ بتا گیا ہے کہ اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے جائز باتوں کو بھی چھوڑنا پڑتا ہے۔ تبھی اللہ کی محبت کی اعلیٰ لذات حاصل ہو سکتی ہیں۔

رمضان کے بعد کی زندگی میں اس مہینے سے حاصل کردہ اسباق کا نمایاں عکس نظر آنا چاہئے۔ ہر جائز چیز بھی قابل حصول نہیں ہوتی۔ وقت اور حالات کے تقاضے کے تحت کبھی اپنا حق بھی چھوڑنا پڑتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ مولا کریم نے ہمیں اس مہینے کے توسط سے یہی پیغام دیا ہے کہ اپنے حق پر اصرار بھی بہت سے فساد اور جھگڑوں کو جنم دیتا ہے۔ اپنا حق دنیا والوں سے لینے کی بجائے اللہ سے حاصل کرنے کی کوشش ایک بے حد مبارک اور قابل تعریف اقدام ہے۔ یہی وہ طریق ہے جس سے مغفرت اور بخشش کے حصول کی امید کی جا سکتی ہے۔

رمضان کی برکات کو دوام دیجئے۔ رمضان نے روحانی ترقی کی جس سیڑھی پر ہمیں چڑھا دیا ہے۔ سال بھر اس کی حفاظت کریں تا کہ اگلے رمضان میں ہم اگلی سیڑھی چڑھ سکیں اللہ تعالیٰ ہماری ترقیات کی حفاظت کرے اور اس میں اضافے کی توفیق دے۔ آمین۔

نعتیں سنا کے آپ نے مسرور کر دیا
ساری فضا کو آپ نے پُر نُور کر دیا
مجھ کو غرض نہیں کہ یہاں آئے کس طرح
بیرک میں تھا اندھیرا اسے دُور کر دیا

ابوالاقبال ۷-۳-۹۴

○

اِس شہر میں چلی ہے یہ رسمِ وفا جُدا
خُوشبو کو لوگ دیتے ہیں معنیٰ جُدا جُدا

کاسہ ہو دستِ دل میں نہ لب پر سوال ہو
حُسنِ طلب کو چاہئے طرزِ ادا جُدا

رہتا ہے نغمہ ریز ہی طائر قفس میں بھی
یہ اَور بات ہوتی ہے طرزِ نوا جُدا

یہ کون میرے حلقہ ارادت میں آگیا
خنجر بکف ہیں غیر اور اپنے جُدا جُدا

مسمُوم کر دیا اسے گُل چیں نے کس قدر
اب اِس چمن کو چاہئے بادِ صبا جُدا

کب تک تُو میرے دامِ وفا میں نہ آئے گا
کب تک ہمیں رکھے گی تمہاری اَنا جُدا

یہ سوچ کر اُٹھائیے طُوفانِ کج روی
اب کے خُدا چلائے گا کوئی ہوا جُدا

زنداں میں جا بسے ہیں کچھ ایسے حسین لوگ
اُٹھتا ہے جن کے واسطے دستِ دُعا جُدا

یا آبسا ہے کوئی یا پھر چل دیا کوئی
محمودؔ کچھ دِنوں سے ہے دِل کی صدا جُدا

مبشر احمد محمود

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے ذہین اور ایسے مستحق طلباء و طالبات تعلیمی امداد پاتے ہیں۔ جو خود اس قابل نہیں کہ اپنے اخراجات خود اٹھا سکیں۔ یہ شعبہ صدر انجمن احمدیہ کا مشروط بامد شعبہ ہے اور یہ سراسر احباب کی اعانت پر چل رہا ہے۔ اس وقت اس شعبہ پر بہت بوجھ ہے۔ میری احباب سے گزارش ہے کہ اس شعبہ میں فراخدلی سے اعانت فرمائیں۔ جبتک ایسی اعانت مستقل نوعیت کی نہ ہو یہ شعبہ نہیں چل سکتا۔

اعانت کی رقوم آپ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست بمد امداد طلبہ یا نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا سکتے ہیں۔ خزانہ صدر انجمن اور نظارت تعلیم کو رقوم بھجواتے وقت یہ وضاحت کر دیں کہ یہ رقم امداد طلبہ کے لئے ہے۔

مجھے امید ہے کہ آپ اس طرف توجہ فرمائیں گے اور یہ شعبہ آپ کے تعاون سے چلتا رہے گا۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم ربوہ)

قطعات کی بہار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہتھکڑی کے دونوں کنگن میرے بائیں ہاتھ میں
لوگ کہتے ہیں تمہاری عمر کا اعزاز ہے
ہے اگر یہ بات تو میں پوچھتا ہوں دوستو
عزت و تکریم کا یہ بھی کوئی انداز ہے

۵-۳-۹۴

گنتی کے وقت ہوتے ہیں ہم سب قطار میں
کچھ دیر رہنا پڑتا ہے اس انتظار میں
آئے "ٹرنکی" اور وہ ایک ایک کو گنے
رہ جائے کوئی قیدی نہ اس کے شمار میں

۶-۳-۹۴

کوئی لے یا نہ لے اپنی ضمانت
ہماری یہ اسیری ہے عبادت
خدا کے ہاں اگر مقبول ہو تو
نہیں ہے اس سے بڑھ کر کوئی راحت

۶-۳-۹۴

ہم اسیروں کی اسیری کا عجب انداز ہے
اور تو جو کچھ بھی ہو، یہ دین کا اعجاز ہے
ہم پسِ دیوارِ زنداں مطمئن ہیں جس طرح
حوصلے کا، عزم کا، ہمت کا یہ اک راز ہے

۶-۳-۹۴

کوئی چور ہے یا ہے نشے کا عادی
ہر اک شخص نے اپنی عادت بتا دی
خدا ان کو لے آئے سیدھی روش پر
مرے دل نے ان قیدیوں کو دعا دی

۶-۳-۹۴

حوالات کے لوگ سب بھائی بھائی
سناتے ہیں خوش ہو کے ہر کارروائی
کہاں کی ہے اور کس طرح کی ہے چوری
پلائی ہے نشہ کی کس کو دوائی

۶-۳-۹۴

امید پہ دنیا قائم ہے میں ہرگز ناامید نہیں
انجام کے دن ہیں ظالم کے، بیداد کی یہ تمہید نہیں
اللہ کی غیرت بھڑکے گی اور اب یہ بھڑکنے والی ہے
اس جور و جفا کو حاصل میرے مولا کی تائید نہیں

۶-۳-۹۴

نہ رک پایا قدم میرا کبھی زنجیر کے ڈر سے
پسِ دیوارِ زنداں بھی قلم چلتا رہا میرا
اسیرانِ رہِ مولا کا دل، اور خوف، کیا معنی.
چمن شعر و سخن کا پھولتا پھلتا رہا میرا

۶-۳-۹۴

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حمید احمد ظفر

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر- بطور امیر جماعت

حضرت شیخ محمد احمد مظہر کا انتخاب بطور امیر جماعت فیصل آباد ۱۹۴۹ء میں ہوا۔ اس سے پہلے وہ کپور تھلہ میں بطور سیکرٹری جماعت احمدیہ کام کر رہے تھے۔ آپ کو عہدوں کے لئے نام و نمود کی خاطر کبھی خواہش پیدا نہیں ہوئی۔ جو کچھ بھی آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کر سکے وہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور جماعت کے اماموں کی رہنمائی سے حاصل ہوا۔ فیصل آباد میں جب پہلی بار بطور امیر کا انتخاب ہوا تو اس روز آپ ایک ضروری کام کی وجہ سے شہر سے باہر تھے اور آپ کا انتخاب آپ کی غیر حاضری میں ہوا۔ انتخاب کے بعد آپ نے سابقہ امیر جماعت سے ملاقات کی اور ان سے ضروری معلومات حاصل کیں کیونکہ فیصل آباد میں آئے ہوئے آپ کو ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا۔ باوجود بہت ہی تھوڑا عرصہ ہونے کے جماعت کی نگہ انتخاب آپ پر پڑی یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا۔

انتخاب امیر کے بعد آپ کا تعلق جماعت کے بزرگوں نوجوانوں اور بچوں سے بڑھتا ہی گیا آپ نے نوجوانوں اور بچوں کی تربیت بالکل غیر محسوس انداز میں کی ہر ایک ساتھ ذاتی تعلقات پیدا کئے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جماعت ایک خاندان ہے۔ آپ نے اپنی امارت کے دوران بزرگوں کی حد درجہ عزت کا خیال رکھا اور بچوں سے شفقت اس انداز میں کی کہ بڑے ہو کر ان بچوں نے شاندار خدمات سرانجام دیں اور مختلف تنظیموں میں قیادت اور کارکنوں کا کبھی فقدان نہ ہوا اور ان قائدین اور کارکنوں پر بھی خدمت دین کا وہی رنگ چڑھتا گیا جو آپ میں تھا۔

نظم و ضبط کی خاطر حکم کی پابندی کے لئے نہائت نرمی اور شفقت سے اظہار خیال کرتے۔ جماعت کی بطور جماعت ہمیشہ تعریف کی۔ نہایت ہی نرمی اور دلداری سے جماعت کا حوصلہ بڑھاتے۔ اگر کسی فرد واحد کو سرزنش کی بھی تو بالکل علیحدگی میں اور اس کے بعد اس سے تعلقات کو مزید بڑھایا نہ کہ سرزنش کے بعد خفا ہونے کا احساس دیا۔ اس کی وجہ سے اس شخص کی دلداری ہوتی اور وہ اپنی اصلاح کر کے اور زور شور سے جماعت کی خدمات بجا لاتا اپنے زمانہ امارت میں جو پہلے انتخاب سے لے کر وفات تک قریباً ۴۸ برس کا عرصہ بنتا ہے ہمیشہ یہ کوشش کی کہ جماعت فیصل آباد ہر تحریک میں اولین میں شمار ہو۔

بیت مبارک ربوہ کا جب حضرت مصلح موعود نے سنگ بنیاد رکھنا تھا تو اطلاع ملنے پر لائل پور کی بیت فضل میں تشریف لائے اور اگرچہ حضرت مصلح موعود نے ابھی بیت مبارک میں تعمیر کے لئے چندہ کی تحریک بھی نہیں کی تھی۔ آپ نے از خود احباب جماعت میں اس کی تحریک کی اور جو کچھ نقد جمع ہوا ایک تھیلی کی صورت میں ربوہ جا کر افتتاح کے وقت حضرت صاحب کو پیش کیا۔ اس بیت کی تعمیر کے لئے جماعت فیصل آباد کی رقم پہلی رقم تھی جس کے متعلق حضرت مصلح موعود نے خوشی سے یہ کہہ کر اعلان کیا کہ یہ بیت تو اب تعمیر ہوگی اور اس کے لئے رقم کی ضرورت بھی ہوگی۔ اس لئے دوست اپنے وعدے لکھوا دیں۔ غرضیکہ جماعت فیصل آباد کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ بیت مبارک کی تعمیر میں سب سے پہلا مال ان کا جمع ہوا اور وہ اولین میں شمار ہوئے۔

جماعت کی مختلف مالی تحریکوں میں احباب نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور بہت بڑی بڑی رقمیں ایک ایک شخص نے بھی نچھاور کیں یہ خلوص اور قربانی اپنی جگہ۔ لیکن آپ کو خوشی اس وقت ہوتی تھی جب غریب سے غریب شخص بھی اس تحریک میں حصہ لیتا۔ خاص طور پر کوشش ہوتی کہ غریب اور وسطی طبقہ مالی قربانیوں میں آگے آئے اور چند لوگوں کی بجائے زیادہ لوگ حصہ دار بنیں کیونکہ آپ سمجھتے تھے کہ جماعت کی ریڑھ کی ہڈی یہی طبقہ ہے جس کی وجہ سے جماعت مضبوط ہوتی ہے۔ ان غریب اور وسطی طبقہ کے لوگوں نے بعد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اتنی ترقی کی کہ وہ لاکھوں روپے کے چندے مالی تحریکوں میں دینے والے بن گئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل جماعت فیصل آباد پر کثرت سے ہوا۔

کسی کام کے شروع کرنے اور کسی تحریک میں حصہ لینے کے لئے آپ ہمیشہ جماعت کے احباب سے مشورہ کرتے اور اپنے پاس سے کوئی حکم لاگو نہ کرتے۔ ہر کام میں احباب جماعت کو نہایت ہی شفقت سے نیک کاموں میں شریک کرتے۔ ہر ایک کو ایسا محسوس ہوتا تھا کہ وہ اپنے فیصلے پر ہی عمل درآمد کر رہا ہے۔ اس کی وجہ سے ایک مسرت خوشی اور کامیابی کا تصور ہر دوست پر طاری رہتا۔ اطفال' خدام' انصار اور لجنہ کی مجالس سے براہ راست رابطہ رکھتے اور یہ سب ایک لڑی میں پروئے ہوئے معلوم ہوتے۔ ان مجلسوں کے اجلاسوں میں شریک ہوتے اور ان کی مناسبت سے ان کو اپنے خیالات سے آگاہ کرتے

بیت الفضل فیصل آباد میں مغرب کی نماز کے بعد درس قرآن مجید اور کتب بانی سلسلہ احمدیہ کا درس شروع کیا جس میں کثرت سے احباب از خود شریک ہوتے۔ یہ درس تربیت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہوتے۔ بیت الفضل میں جب احباب آتے تو ایک مقناطیس کی طرح آپ کا وجود ہوتا اور احباب آپ کے اردگرد اکٹھے رہتے۔ آپ کی بیت میں موجودگی ایک عجیب روحانی حالت احباب میں پیدا کر دیتی۔ اور وہ عبادات کے بعد آپ سے مختلف معاملات میں مشورہ بھی لیتے۔

قرآن مجید کے درس میں تلاوت کے لئے کسی دوست کو کہتے اس کی وجہ سے ان کی مجلسی جھجک بھی دور ہو جاتی اور اگر تلاوت میں کوئی غلطی ہوتی تو وہ بھی دور ہو جاتی اسی طرح سے کتب سلسلہ سے بھی احباب کو پڑھنے کے لئے کہتے۔ یہ بھی ایک ذریعہ تھا احباب کو از خود شریک کرنے کا۔

رائے لیتے وقت اگر کوئی دوست خاموش رہتے تو ان سے پوچھ کر کہ آپ بھی اپنی رائے دیں ان کو فیصلہ میں شریک کرتے۔

جماعت کے ہر فرد کی خوشی اور غم میں شریک ہوتے۔ اگر کوئی دوست فوت ہو جاتا تو سب سے زیادہ غم کے آثار آپ کے چہرہ پر ہوتے۔ تعزیت کے لئے ورثا کے پاس ضرور جاتے اور تھوڑی دیر بیٹھ کر ان کے ساتھ غم میں شریک ہوتے۔ تیمارداری کے لئے کئی دفعہ آخری عمر میں باوجود کمزور ہونے کے فیصل آباد سے باہر بھی جاتے۔ اس میں گرمی یا سردی کبھی مانع نہیں ہوئی۔

جماعت کے ائمہ کی حد درجہ اطاعت آپ کا خاصہ تھا اور یہی اطاعت کا جذبہ جماعت فیصل آباد میں آپ نے پیدا کیا۔ امام جماعت کے ساتھ بہت قریبی تعلق اور احترام رکھتے اور ہمیں کہتے کہ تم بھی امام جماعت کے ساتھ تعلق رکھو۔ ان کو خط لکھو۔ ان سے ہر کام میں مشورہ لو۔ اور ان کے لئے دعائیں کرو۔

ایک دفعہ فرمایا کہ "میں نے اور امام جماعت الرابع نے ایک لمبا عرصہ وقف جدید میں اکٹھے کام کیا ہے لیکن ایک بھی ایسا موقعہ نہ آیا جہاں آپ نے امام جماعت الرابع (امام بننے سے پہلے) سے اختلاف کیا ہو یا امام جماعت الرابع نے آپ سے اختلاف کیا ہو۔" مکمل ہم آہنگی کامیابی کا ایک بہت بڑا راز ہے۔

آپ کی امارت میں ایک عوامی رنگ تھا ہمیشہ احباب سے مل جل کر رہتے۔ کبھی اپنے آپ کو بہتر یا بڑے کے طور پر پیش نہیں کیا۔ احباب میں سے ایک کے طور پر ہی رہے۔ بیت میں حاضری وفات سے چند ماہ پہلے تک رہی۔ اور یہ احباب جماعت سے ملاقات کا ایک بہت بڑا ذریعہ تھا۔ عیدین پر چیدہ چیدہ کارکنان اور دیگر احباب کو کھانے کی دعوت دیتے اور یہ محفل خوشی فرحت اور مزاح کا امتزاج ہوتی۔ کئی دفعہ ایسا بھی ہوا کہ کسی کو کسی غلطی کی وجہ سے سرزنش کی اور بعد میں دلداری کی خاطر اپنے ساتھ طعام میں شریک کیا۔

بعض اور شہروں کے کچھ امراء جب امیر منتخب ہوئے تو آپ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تا کہ معلوم ہو سکے کہ امیر کو کیسے اور کیا کرنا ہے۔

آپ کی زندگی میں فرصت نام کی کوئی چیز نہیں تھی عبادت' وکالت' امارت' تحقیق' تحریر' تدوین' شاعری' تفریح (مچھلی کا شکار) اور جماعت کی خدمت کے سلسلہ میں سفر نے آپ کو از حد مصروف رکھا۔ اب یہ ہستی اس دنیا میں نہیں ہے اور بہت سے کام جو ایک شخص کرتا تھا اس کے لئے اب بہت سے احباب کی ضرورت پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس چراغ سے جو بہت سے چراغ جلے ان سے مزید آگے چراغ جلتے چلے جائیں تا روشنی بڑھتی ہی چلی جائے اور اندھیرا دور ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولادوں میں بھی خدمت سلسلہ کا وہی رنگ پیدا کرے اور اللہ تعالیٰ ان کے مرقد کو منور رکھے اور اعلیٰ سے اعلیٰ درجات عطا کرے۔

ہر قسم کی دعائیں طفیلی ہیں۔ اصل دعائیں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے کرنی چاہئیں۔ باقی دعائیں خود بخود ہو جائیں گی۔ کیونکہ گناہ کے دور ہونے سے برکات آتی ہیں۔ یوں دعا قبول نہیں ہوتی۔ جو نری دنیا ہی کے واسطے ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثمینہ فرخ مخدوم

حضرت سمیہؓ - پہلی شہید خاتون

اس کائنات میں ہزاروں انسان پیدا ہوئے بعض نے عیش و عشرت کو اپنا مطمح نظر بنالیا۔ بعض چپ چاپ دنیا سے رخصت ہو گئے لیکن کئی شخصیات نے اپنی کتاب حیات میں اپنی دھرتی اور اپنے مذہب سے عقیدت کے وہ بے مثال نقوش ثبت کئے جن کو زمانہ کبھی بھلا نہیں سکتا۔ آنحضور ﷺ کے صحابہ کرامؓ سے زیادہ کس نے اپنے دین سے محبت کی ہو گی صحابہؓ تو اپنے پیارے آقا ﷺ کے اشارے پر اپنا سب کچھ قربان کرنے کو تیار بیٹھے تھے یہی حال صحابیاتؓ کا بھی تھا۔ حضرت سمیہؓ بھی ان عظیم صحابیاتؓ میں شامل ہیں جنہیں حضرت نبی کریمؐ کے ایک اشارے پر اپنا سب کچھ قربان کرنے کی سعادت ملی اور جنہوں نے چمن اسلام کے اس نوخیز پودے کو اپنے خون سے سینچ کر ایک مضبوط درخت بننے میں مدد دی۔ یہ عظیم مجاہدہ خباط کی بیٹی اور مکہ کے ایک شخص ابو حزیفہ بن مغیرہ مخزومی کی کنیز تھیں جب حضرت یاسرؓ یمن سے مکہ آئے تو ابو حذیفہ نے حضرت سمیہؓ کی شادی حضرت یاسرؓ سے کر دی اور پھر حضرت عمارؓ کی پیدائش کے بعد آزاد کر دیا۔ جب سرور کائنات فخر موجودات ﷺ نے کفر و باطل اور ظلم وجور کی تاریکی میں بھٹکی ہوئی انسانیت کو صراط مستقیم پر گامزن فرمایا تو حضرت سمیہؓ ان کے شوہر حضرت یاسرؓ اور بیٹے حضرت عمارؓ نے فوراً اسلام کی دعوت پر لبیک کہا جب مکہ سے اسلام کا سورج طلوع ہوا تو بعض روایات کے مطابق یہ حضرت سمیہؓ کی ضعیفی کا زمانہ تھا اور بعض کتب میں درج ہے کہ ابھی آپ کا خاندان غلامی سے آزاد نہ ہوا تھا مگر حضرت سمیہؓ نے جوش ایمانی سے مجبور ہو کر مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا۔ آپؓ سے قبل شبلی نعمانی کی تحقیق کے مطابق صرف تین آدمی ایمان لائے تھے ابن اثیر لکھتے ہیں کہ عمارؓ اس وقت ایمان لائے جب حضور اکرم ﷺ حضرت ارقمؓ کے مکان میں چلے گئے تھے اور تیس سے زیادہ اشخاص مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے غرضیکہ حضرت سمیہؓ ان کے بیٹے اور شوہر کا شمار ابتدائی اسلام قبول کرنے والوں میں ہوتا ہے ابتدائی ایمان لانے والوں پر مصائب کی آندھیاں چلیں۔ مخالفت کا ایک طوفان اٹھا مگر ان تمام تکالیف کے باوجود اسلام، رسولؐ اور خدا کی محبت مسلمانوں کے دلوں سے نہیں نکلی بلکہ یہ محبت اور شدت اختیار کر گئی جب تمام لوگوں حتیٰ کہ رشتہ داروں نے بھی ان سے منہ موڑ لیا تو خدا تعالیٰ نے اپنے پیارے بندوں کو خوشخبری سنائی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، کفار کی گالیاں ان کے لئے دعا بن جاتیں اور پتھر پھول اور مرہم کی صورت محسوس ہوتے۔ جس وقت ظلم انتہا کو پہنچ گیا تو صحابہؓ کا اخلاص بھی اپنے کمال کو پہنچ گیا غرضیکہ مخالفتیں جتنی بڑھیں ایمان نے اس اس سے بھی زیادہ ترقی کی مسلمان مردوں اور عورتوں نے نہایت پامردی اور استقلال سے ان مصائب کا مقابلہ کیا ان کے جذبہ جہاد اور اسلام کی راہ پر مضبوطی سے جمے رہنے کی وجہ سے اسلام کی روشنی ساری دنیا میں پھیل گئی۔

حضرت سمیہؓ کے اس چھوٹے سے خاندان پر بھی کفار مکہ نے بہت زیادہ ظلم و ستم کئے انگاروں سے ان کے جسم جلائے جاتے کئی کئی گھنٹے مسلسل پانی میں غوطے دیتے لوہے کی زرہ پہنا کر دھوپ میں کھڑا کیا جاتا لیکن اس کے باوجود ان کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی کفار نے حضرت یاسرؓ کو اس قدر زدوکوب کیا کہ وہ تاب نہ لا کر بیمار ہو گئے اور پھر اللہ کو پیارے ہو گئے مگر آپؓ اس آزمائش میں بھی پوری اتریں اور آپؓ پہلے سے بھی زیادہ ثابت قدم ہو گئیں۔ ابو جہل آپؓ کی حق گوئی سے بہت مشتعل ہوا اس نے آپ کا گھر جلا دیا وہ حضرت سمیہؓ کو بالوں سے گھسیٹتا اور جس وقت وہ نڈھال ہو کر گر جاتیں تو ان کے پہلو اور سینے کو لوہے کی تپتی ہوئی سلاخوں سے داغ دیتا ایک روز ختم المرسلین رحمت اللعالمین ﷺ کا ادھر سے گزرا ہوا اور حضرت سمیہ کو دردناک عذاب میں مبتلا دیکھا تو یہ دل آزار منظر آپؐ کے دل کی گہرائیوں تک اتر گیا۔ جب حضرت سمیہؓ نے اپنے پیارے آقاؐ کو اپنی تکلیفوں پر دلگیر دیکھا تو اپنی تکلیف کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے باآواز بلند کہا "میں گواہی دیتی ہوں کہ آپؐ اللہ کے رسولؐ ہیں اور آپؐ کا وعدہ سچا ہے" اس پر حضور ﷺ نے جواب دیا "آل یاسرؓ صبر کرو ان مصیبتوں کے عوض خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے جنت تیار کر رکھی ہے" آخر کار ابو جہل نے آپؓ کے جسم پر اس قدر ضربیں لگائیں جن سے حضرت سمیہؓ جیسی اولوالعزم خاتون شہید ہو گئیں۔ آپ نے عزم و استقلال کی بے مثل قربانی دے کر یہ ثابت کر دیا کہ ایمان و ضمیر کو دنیا بھر کے خزانے بھی نہیں خرید سکتے اگرچہ آپ طلوع اسلام سے پہلے معمولی کنیز تھیں لیکن اسلام کے دامن رحمت میں آنے کے بعد ایثار و قربانی کا درخشندہ پیکر بن گئیں اور خدا کی راہ میں شہید ہو کر صبر و رضا کی تابندہ مثال قائم کی حضرت عمارؓ کو والدہ کی شہادت کا بہت صدمہ ہوا حضرت عمارؓ کو بھی بہت اذیتیں دی گئیں اور ان سے کہا گیا کہ جس وقت تک محمدؐ کا انکار نہ کرو گے ہم یہی سلوک کریں گے ایک دفعہ جب وہ ان تکالیف کو برداشت کرتے کرتے تنگ آ گئے تو اپنی بے بسی کا خیال کر کے بارگاہ اقدسؐ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اب کفار کے ظلم و ستم کی انتہا ہو گئی ہے حضورؐ نے ان کو صبر کی تلقین فرمائی اور آپؐ کی زبان مبارک سے نکلا "خداوندا آل یاسرؓ کو جہنم سے محفوظ رکھ" ایک مرتبہ حضرت عمارؓ نے ہجرت کرنے کا ارادہ کیا تو کفار نے کہا اپنا مال چھوڑ کر تم جا سکتے ہو آپؓ نے اسلام کی محبت میں اس بات کو بخوشی قبول کیا۔ آپؓ غزوات میں بھی نہایت خوشی سے شریک ہوتے جب غزوہ بدر ہوا اور ابو جہل اس غزوہ میں قتل کیا گیا تو آنحضورؐ نے حضرت عمارؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا "عمارؓ! دیکھو تمہاری ماں کے قاتل کا خدا تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا ہے"

حضرت سمیہؓ نے اسلام کی خاطر اپنی متاع جاں فدا کر کے پہلی مسلم شہید خاتون ہونے کا اعزاز حاصل کر لیا آپؓ اس بے مثال قربانی کے باعث زندہ جاوید رہیں گی۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

یاد رفتگان

مقبول احمد ذبیح

محترم پروفیسر صوفی بشارت الرحمان صاحب

سیدنا محمود کے منظور نظر، سیدنا ناصر کے دیرینہ ساتھی، سیدنا طاہر کے استاذ المکرم اپنے زمانہ میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی روح رواں۔ بااصول اور اصولوں پر عمل کروانے والے متبحر عالم محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے مورخہ ۲۶۔ جنوری ۱۹۹۴ء بوقت سات بجے شام اللہ کو پیارے ہو گئے۔

آپ تعلیم الاسلام کالج کے ابتدائی اساتذہ میں سے تھے۔ علاوہ درس و تدریس کے آپ ربوہ ٹاؤن کمیٹی کے سیکرٹری کے فرائض ادا کرتے رہے۔ مزید مختلف حیثیتوں میں جوانی کی دہلیز سے لیکر قبر کی دیواروں تک نہائت شوق و فرزانگی سے خدمات بجا لاتے رہے۔ بہت کچھ خدمت کرنے کے باوجود آپ میں ایک بے چینی کی سی کیفیت دیکھنے میں آتی تھی کہ وہ کچھ اور کر گزریں۔

صحت و بیماری کی حالت میں آپ ہمہ وقت سلسلہ کی بہتری کے لئے ہی سوچتے رہتے تھے۔ باوجودیکہ آپ ایک عرصہ سے کالج لائف سے لاتعلق ہو چکے تھے۔ پھر بھی آپ کی خواہش جوش مارتی رہتی کہ کسی نہ کسی بہانے لوگوں کو پڑھاؤں اور لیکچر دوں۔

وفات سے ایک ہفتہ قبل خاکسار محترم صوفی صاحب کی عیادت کے لئے فضل عمر ہسپتال گیا تو نہایت خوشگوار موڈ میں تکیہ سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ آپ کی بیگم صاحب محترمہ بھی موجود تھیں۔ فرمایا مجھے حضرت صاحب نے وکیل التعلیم مقرر فرمایا ہے۔ مگر میرا دل چاہتا ہے کہ میں طلباء میں لیکچر دوں اور اسی سے میری طبیعت میں سکون پیدا ہوتا ہے۔ فرمایا اس جذبہ کی تسکین کیلئے میں نے سید قاسم شاہ صاحب نائب وکیل التعلیم اور دوسرے چند دوستوں کو دفتر میں لیکچر دینا شروع کیا ہے۔

اسی ملاقات میں اور بھی باتیں ہوئیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں رمضان کا چاند دیکھا ہے اور فوراً چاند طلوع ہونے کی دعا کے لئے ہاتھ اٹھا کر دعا کی ہے۔ فرمایا لگتا ہے کہ شائد میں اس رمضان تک زندہ نہ رہوں اور اپنی بیگم صاحبہ سے یوں گویا ہوئے کہ میری فلاں چیز کاغذات چابیاں وغیرہ فلاں جگہ رکھی ہیں۔ انہیں احتیاط سے سنبھال لیں۔ اہلیہ صاحب اور خاکسار نے جذباتی ہو کر عرض کیا کہ آپ ایسی باتیں نہ کریں۔ خدا آپ کو لمبی اور فعال زندگی دے۔ مجھے مخاطب کر کے فرمایا آپ کا بیٹا معین ماشاء اللہ اچھا بچہ ہے۔ کینیڈا جا کر بھی مجھے نہیں بھولا۔ گاہے گاہے خط لکھتا رہتا ہے۔ عزیز کو دعا دی۔

عزیزم مجیب احمد طاہر مربی سلسلہ جو اس

باقی صفحہ ۶ پر

سید برہان احمد ناصر ایم- اے (فارسی ادبیات)

اوستائی زبان

موجودہ فارسی کی اصل بنیاد جن قدیم زبانوں میں ملتی ہے' ان میں اوستائی زبان بھی شامل ہے- یہ زرتشتیوں کی مقدس کتاب اوستاء کی زبان ہے اور کئی لحاظ سے دوسری اہم زبان فارسی باستان سے مشابہ ہے-

اوستاء- دراصل وہ منظوم قطعات تھے جو حضرت زرتشت نے اپنے دین کی تبلیغ کے لئے لکھے- اس کے اولین پیروکاروں نے ان سے مشابہ گیت لکھے اور نظم ونثر کو باہم ملادیا- انہی گیتوں کانام "گاتھا" ہے- بعد میں نظم' نثر کے یہی قطعات "یسنا" اور "یشتہا" کہلائے-

اوستائی زبان دنیا کی قدیم ترین زبانوں میں شمار ہوتی ہے- تاریخی اعتبار سے زرتشت کا زمانہ ۱۵۰۰ ق م سے کم تر نہیں ہے- اس لحاظ سے یہ زبان تقریباً ڈھائی ہزار سال پرانی ہے- یہ زبان جس خط میں لکھی گئی' اس کو "دین دبیری" کہتے تھے- اشکانیوں اور ساسانیوں کے زمانہ میں زبان اوستاء تقریباً متروک ہوچکی تھی- اس لئے یہ خیال پیدا ہوا کہ نئے خط میں اس کو محفوظ کرلیا جائے- مگر اس وقت کی زبانوں پہلوی اشکانی اور پہلوی ساسانی کے رسم الخط بڑے ناقص اور پیچیدہ تھے اور ان کا پڑھنا غیر یقینی تھا- اس لئے علمائے دین نے پہلوی سے ملتا جلتا ایک خط نکالا جس کے حروف کی تعداد چوبیس تھی- ہر صامت اور مصوت کے لئے الگ الگ علامت مقرر تھی' اس وجہ سے خط اوستائی کا شمار دنیا کے بہترین خطوں میں ہوتا ہے اور اسی لئے اوستاء کا حرف حرف محفوظ ہوگیا-

اوستاء کے قطعات پہلے سینہ بہ سینہ چلے آتے تھے- پھر ایک خط میں لکھے گئے- ہخامنتیو ں کے اواخر عہد میں کتاب کی صورت میں مدون و مرتب تھے- حملہ اسکندر (۳۲۱-ق م) کے وقت دو نسخے محفوظ تھے- جن میں ایک نسخہ تو تلف ہو گیا- مگر دوسرا یونانیوں کے تصرف میں آیا اور بعد میں اس کا ترجمہ یونانی زبان میں ہوا- اشکانیوں کے عہد سلطنت میں بادشاہ بلاش اول (۵۱-۷۸ء) کے حکم سے اوستاء کے متفرق اجزاء کو جمع کیا گیا- شاپور اول کے عہد میں طب' نجوم' جغرافیہ اور فلسفہ کے افکار' ہندی اور یونانی ماخذوں سے حاصل کرکے اوستاء میں بڑھائے گئے- بعد میں شاپور دوم کے حکم سے "خردہ اوستاء" مرتب کی گئی-

پہلوی کتابوں کی روایت کے مطابق اوستاء ایک ہزار فصلوں پر مشتمل تھی اور اکیس کتابوں یا نسکوں میں منقسم تھی- سکندر کے حملے میں اس کا بہت سا حصہ ضائع ہوگیا- بعض علماء کی تحقیق کے مطابق بارہ ہزار کھالوں پر یہ زبان تحریر تھی- ساسانیوں کے زمانہ میں جب منتشر شیرازوں کو اکٹھا کیا گیا تو صرف ۳۴۸ فصلیں دستیاب ہوئیں- ان کو پرانی تقسیم کے مطابق اکیس نسکوں میں منقسم کیا گیا- مشہور محقق پروفیسر ویسٹ کے مطابق اس کے کلمات کی تعداد ۳۴۵۷۰۰ تھی- موجودہ باقی ماندہ اوستاء ۸۳۰۰۰ الفاظ پر مشتمل ہے- ۱۳۲۵ء کا لکھا ہوا اوستاء کا قدیم ترین نسخہ کوپن ہیگن میوزم میں موجود ہے-

موجودہ اوستاء مندرجہ ذیل پانچ حصوں پر مشتمل ہے-

۱- یسنا ۲- ویسپرد ۳- وندیداد ۴- یشتہا ۵- خردہ اوستاء

۱- یسنا:- یسنا کے معنی ستائش' پرستش اور جشن کے ہیں- یہ حصہ ۷۲ فصلوں پر مشتمل ہے- ہر فصل کو "ہائیتی" یا "ہا" کہتے ہیں- ان ۷۲ فصلوں میں ۱۷ فصلیں وہ ہیں جو "گاتھا" کے نام سے مشہور ہیں اور یہ اوستاء کا قدیم ترین حصہ ہے-

۲- ویسپرد! یہ کلمہ دو لفظوں سے مرکب ہے- ویسپ+ رو ویسپ کے معنی ہیں تمام اور رو کے معنی دلیر اور دانا کے ہیں- یہ مستقل کتاب نہیں بلکہ یسناء کے ملحقات میں شمار ہوتی ہے- اس کی فصلوں کو "کردہ" کہتے ہیں جو کلمہ اوستائی "کرتی" سے ماخوذ ہے اور جس کے معنی باب کے ہیں-

۳- وندیداد:- اس کا اوستائی نام وی دوَداتہ تین لفظوں سے مرکب ہے- وی معنی ضد' دوَ یعنی دیو اور داتہ یعنی قانون- مجموعی معنی یہ ہیں "دیو یعنی شیطان کے خلاف قانون" اس کی فصلوں کو فرگرد کہتے ہیں- کل بائیس فصلیں ہیں-

۴- یشتہا:- یہ بھی یسناء سے ماخوذ ہے- مگر اس کے معنی اس فدیہ کے ہیں جو پروردگار اور ایزدان کے لئے مخصوص ہو- یشتہا اپنی پہلی صورت میں ھجائی اشعار (مذہبی گیتوں منظوم روایات) کا عمدہ نمونہ تھے مگر اب چونکہ تفسیر کا حصہ بھی متن میں شامل ہوگیا ہے- اس لئے وہ پہلے والا وزن قائم نہیں رہا- مگر اب بھی آٹھ آٹھ دس دس ھجا پر مشتمل موزوں اشعار ترتیب دیئے جا سکتے ہیں کل ۲۱ یشت ہیں-

۵- خردہ اوستاء:- جو شاپور دوم کے عہد میں مرتب ہوئی- یہ گویا ایک زرتشتی کے لئے مختصر انجیل ہے جس میں سال کے مذہبی تہواروں' متبرک دنوں اور دن کے مختلف اوقات میں ان کی نمازوں اور دعاؤں کا ذکر ہے- اس کتاب کا متن اوستائی میں نہیں بلکہ پازند میں ہے اور بہت بعد کے زمانہ کا ہے- خردہ اوستاء کی پانچ نمازیں پنایش کے نام سے مذکور ہیں- (قابل غور بات ہے کہ زرتشتی مذہب میں بھی عبادت کے لئے نماز ہی کا لفظ استعمال ہوتا ہے)

زند- یہ لفظ از نتی سے مشتق ہے جس کے معنی شرح وبیان کے ہیں- زبان پہلوی کے رواج سے پہلے زبان اوستائی میں ہی تفسیر اوستاء لکھی گئی تھی مگر وہ متن کے ساتھ ایسی خلط ملط ہوئی کہ اصل منظوم متن ہی غیر یقینی ہوگیا- یہ تفسیر حملہ سکندر کے وقت اوستاء کے ساتھ ہی ضائع ہو گئی- جب دوبارہ اوستاء کے منتشر اوراق جمع ہوئے تو یہ تفسیر بھی ساتھ ہی محفوظ رہی- بلدش اول کے عہد میں جب اوستاء کی تدوین نو ہوئی تو اس کا ترجمہ پہلوی اشکانی میں ہوا اور تبھی سے ہی تفسیر پہلوی اوستاء یعنی زند شروع ہوئی اور ساسانی عہد کے آخر تک جاری رہی-

پازند- یہ دو لفظوں سے مرکب ہے- پا+ زند .یا' کلمہ اوستائی "پائیتی" سے ماخوذ ہے جس کے معنی خلاف کے ہیں- اصطلاحا" اس سے مراد تفسیر زند ہے- یعنی زبان پہلوی سے ہزوارش کا عنصر خارج کرکے فارسی الفاظ استعمال کئے گئے ہیں- پازند ایک لحاظ سے پہلوی اور فارسی میں ایک واسطہ ہے-

اوستاء کا ادبی پہلو

اوستاء کے بعض حصے ادبی خوبیوں کے مالک ہیں- ان میں مناظر قدرت کا بیان اور خدا کی تعریف میں فصیح و شیریں جملے ملتے ہیں- اسی طرح اوستاء میں لفظی خوبیاں بھی پائی جاتی ہیں- اس کا کچھ حصہ منظوم تھا- چنانچہ "گاتھا" میں جو اوستاء کا قدیم ترین حصہ ہے یہ نظم' ترتیب ابھی تک باقی ہے-

گاتھا میں تمام ترنغمے' مناجاتیں اور بلند پایہ اخلاقی اشعار ملتے ہیں جو اس زمانہ کے لطیف دینی احساسات کے ترجمان ہیں-

کتابیات:-

۱- ایران شناسی از ڈاکٹر ظہور احمد' شعبہ تاریخ ادبیات' پنجاب یونیورسٹی لاہور
۲- تاریخ ادبیات ایران پیش از اسلام از ڈاکٹر سید محمد ترابی' تہران
۳- تاریخ ادبیات ایران از ڈاکٹر رضازادہ شفق جلد اول' تہران
۴- قدیم ایرانی زبانیں: تحقیقی مقالہ از ڈاکٹر محمد مہدی ناصح' یونیورسٹی میگزین- فردوسی یونیورسٹی' مشہد ایران

بقیہ صفحہ ۵

وقت حدیث میں تخصص کر رہے ہیں محترم صوفی صاحب کو ان سے جامعہ احمدیہ میں استاد ہونے کی وجہ سے بہت پیار تھا- آپ اکثر ہمارے غریب خانہ پر تشریف لایا کرتے اور خاصا وقت مجلس لگی رہتی- بچوں کو واقعاتی رنگ میں بڑی پیاری نصیحتیں فرمایا کرتے تھے- یہی وجہ ہے کہ بچے محترم صوفی صاحب سے بہت مانوس ہوچکے تھے- وہ انہیں بہت یاد کرتے ہیں-

۱۹۸۸ء میں ایک دفعہ محترم صوفی صاحب گھر تشریف لائے تو عزیزم مجیب احمد طاہر نے خواہش ظاہر کی کہ مجھے آپ آٹو گراف دیں- تو انہوں نے عزیز کی ایک فوٹو کی پشت پر یوں رقم فرمایا-------۱- ڈرو مت - ۲- خدا کی پناہ میں عمر گزارو-

تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول
تا تم پہ ہو ملائکۂ عرش کا نزول
بشارت الرحمٰن ۸۸-۱۱-۹

حقیقت یہ ہے کہ محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ان بزرگ ہستیوں میں سے تھے جنہیں دیکھ کر ربوہ کی حسین یادیں ابھر کر سامنے آجاتی تھیں- نہائت پیارا اور سادہ ماحول نیکی کو پھیلانے اور قبول کرنے کے جذبات بزرگوں اور عوام میں یکساں محبت بھری فضائیں- دل و دماغ کو معطر کر دینے والے بہاریں ہوا کرتی تھیں- قابل رشک زندگی گزار کر اللہ کو پیارے ہو جانے والے بزرگ تجھ پر خدا کی رحمت تجھ پر خدا کا سایہ-

گو آپ کے ہاں اولاد نہیں تھی- مگر وہ بندہ خدا جس نے اپنی ساری زندگی رضاء الٰہی کے تحت خدمات دین میں گزاری ہو اور ڈھیر سارے شاگرد اور مداح چھوڑے ہوں وہ بھلا کیسے بھلایا جاسکتا ہے- آپ نے قریبا نصف صدی تک سلسلہ کی گرانقدر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدمات کی توفیق پائی۔

حضرت امام الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸۔ جنوری ۱۹۹۴ء میں محترم صوفی صاحب کا نہائت شاندار اور پیارے الفاظ میں ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ محترم صوفی صاحب کو غریق رحمت کرے۔ مغفرت فرمائے اور درجات بلند کر کے اپنا قرب عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ صفحہ

نہیں دی۔ اور وہ سمجھتے ہی نہیں کہ اس کی اہمیت کیا ہے۔ ساری جماعت مراد نہیں بلکہ جماعت میں ایک طبقہ ہے جو اللہ کے فضل سے زرخیز زمین کی طرح ہے ان پر جب نصیحت کا بیج گرتا ہے تو پھر وہ اس کو مٹا نہیں دیتے بلکہ اس کے خواص کو ابھارتے ہیں اور اپنے سینے میں اس کو جگہ دیتے ہیں وہ نشو و نما پاتا ہے اور اس سے آگے پھر نیکیاں بڑھتی ہیں۔ نیکیوں کے نئے نئے پھل لگتے ہیں۔

(از خطبہ فرمودہ ۲۱۔ فروری ۹۲ء)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر ۲۹۴۲۸ میں خورشید ناصر زوجہ ناصر احمد ظفر قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی ساکن خانیوال ضلع خانیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۲-۲۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی ہے۔ ۱۔ حق مہر ۱۸ ہزار روپے بذمہ خاوند محترم ۲۔ زیور طلائی وزنی ۸ تولہ ۹ ماشہ مالیتی ۲۶ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ۔/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ خورشید ناصر A/۱۸۰ ریلوے کالونی خانیوال گواہ شد نمبر۔۱ محمد ابراہیم شاد وصیت نمبر ۱۱۵۶۵ گواہ شد نمبر۔۲ ناصر احمد ظفر احمد خاوند موصیہ وصیت نمبر ۱۸۴۰۸۔

مسل نمبر ۲۹۴۲۹ میں ثاقب مصطفیٰ ولد محمد مصطفیٰ قوم سید پیشہ۔ عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی ساکن A/۲۸۲ گلشن راوی لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۰-۳۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ثاقب مصطفیٰ ۲۸۲ اے بلاک گلشن راوی لاہور گواہ شد نمبر۔۱ ارشاد احمد ورک ۳۲۶۔ اے بلاک گلشن راوی لاہور وصیت نمبر ۱۶۶۰۸ گواہ شد نمبر۔۲ طارق محمود صدیقی وصیت نمبر ۲۱۷۸۹۔

مسل نمبر ۲۹۴۳۰ میں ریاض احمد ولد حکیم لعل دین صاحب قوم راجپوت کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۵۸ سال بیعت ۱۹۵۸ء ساکن کنج روڈا ضلع ناروال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱-۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی ہے۔ ۱۔ مکان برقبہ ۵ مرلہ واقع کنجروڑ ضلع ناروال مالیتی۔/۵۰۰۰۰ روپے ۲۔ پلاٹ ۱۰ مرلہ مالیتی ۲۰ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ۔/۲۶۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ریاض احمد کنج روڈا کھانہ خاص ضلع ناروال گواہ شد نمبر۔۱ عبدالناصر منصور وصیت نمبر ۲۵۸۷۵ پسر موصی گواہ شد نمبر۔۲ مشہود احمد وصیت نمبر ۲۷۳۸۰۔

مسل نمبر ۲۹۴۳۱ میں سرور بیگم زوجہ ریاض احمد صاحب قوم راجپوت کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۶۵ء ساکن کنج روڈا کھانہ خاص ضلع ناروال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱-۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ پلاٹ برقبہ ۲ مرلہ واقع کنج روڈ ضلع ناروال مالیتی۔/۱۵۰۰۰ ہزار روپے ۲۔ زیور اڑھائی تولہ مالیتی ۱۰۰۰۰ ہزار روپے ۳۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم ۳۲ روپے ۲۵ پیسے اس وقت مجھے مبلغ۔/۱۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ سرور بیگم کنج روڈا کھانہ ضلع ناروال گواہ شد نمبر۔۱ عبدالناصر منصور وصیت نمبر ۲۵۸۷۵ پسر موصیہ گواہ شد نمبر۔۲ مشہود احمد وصیت نمبر ۲۷۳۸۰۔

مسل نمبر ۲۹۴۳۲ میں غفوراں بی بی زوجہ محمد رفیق قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۱۰ دار الیمن غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۲-۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی ہے۔ ۱۔ حق مہر بذمہ خاوند۔/۲۰۰۰ روپے اور زیور طلائی ۳ تولہ مالیتی.... اس وقت مجھے مبلغ۔/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ غفوراں بی بی ۱۰/۲ دار الیمن غربی ربوہ گواہ شد نمبر۔۱ عبدالعزیز کوثر زعیم انصار اللہ دار الیمن غربی ربوہ گواہ شد نمبر۔۲ بشیر احمد وصیت نمبر ۱۲۵۰۵۔

مسل نمبر ۲۹۴۳۳ میں حبیب احمد شاہد ولد قریشی مبارک احمد صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۷۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵/۲۵ دار الرحمت شرقی ب ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱-۱۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/۲۱۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ حبیب احمد شاہد ۵/۲۵ دار الرحمت شرقی ب ربوہ گواہ شد نمبر۔۱ عنایت اللہ وصیت نمبر ۱۰۶۸۹ گواہ شد نمبر۔۲ صفدر رحید ولد چوہدری صوبے خاں ۵/۲۵ دار الرحمت شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۴۳۴ میں طاہرہ بیگم زوجہ مرزا غلام احمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱-۱۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی ہے۔ ۱۔ حق مہر وصول شدہ۔/۲۰۰۰ روپے ۲۔ زیور طلائی ۲۸ گرام مالیتی۔/۱۰۷۰۰ روپے ۳۔ پلاٹ برقبہ ۵ مرلہ طاہر آباد ربوہ مالیتی۔/۱۷۳۰۰ روپے کل جائیداد۔/۳۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ۔/۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ طاہرہ بیگم A ۱۰/۳۷ فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر۔۱ سید عبدالغنی شاہ وصیت نمبر ۵۸۴۴ گواہ شد نمبر۔۲ عطاء اللہ مجیب ابن مبارک احمد شاہ ۳۵/۱۱ فیکٹری ایریا ربوہ۔

ملک محمود احمد

رانا ریاض احمد

مکرم رانا ریاض احمد صاحب ابن مکرم رانا عبدالستار صاحب کے دردناک قتل کی خبر پڑھ کر ہمارے سارے ہی خاندان کے افراد کے دل سخت غمگین ہوئے۔ اور آپ کا خوبصورت ہنستا مسکراتا چہرہ آنکھوں کے سامنے آیا۔

لاہور میں ٹاؤن شپ میں قیام کے دوران ان سے ہمارا قریبی تعلق تھا۔ وہ قیادت کے ناظم اطفال تھے۔ اور ہمارے گھر کے تینوں طفل فاروق، بلال اور عثمان ان کے ساتھ اطفال کے اجلاسات میں بیت النور ماڈل ٹاؤن یا بیت الذکر جایا کرتے۔ آپ بڑے شوق سے اپنی ذمہ واری نبھاتے۔ خود لے کر جاتے اور اپنے موٹر سائیکل پر تینوں کو ہی سوار کر کے گھر تک واپس پہنچا کر جاتے۔ طبیعت میں بہت سادگی تھی۔ خدمت دین کو حرز جان بنائے رکھتے۔ حلقہ احباب وسیع تھا۔ اسی لئے آپ کی المناک وفات پر اہل محلہ نے بھی بہت افسوس کا اظہار کیا اور اس ظلم پر اپنے جذبات برملا ظاہر کئے۔

خدا سے دعا ہے کہ وہ آپ کی مغفرت فرمائے۔ اس کے غمزدہ والدین اور بیوہ اور بہن بھائیوں اور معصوم ننھے منے بچوں کو صبر عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 16-مارچ- 1994ء
گذشتہ روز بارش ہوئی۔
درجہ حرارت کم ازکم 11 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 29 درجے سنٹی گریڈ

○ ملک بھر میں عید الفطر روایتی عقیدت و احترام سے منائی گئی مختلف شہروں میں نماز عید کے بڑے بڑے اجتماعات ہوئے۔

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنے آبائی گاؤں نوڈیرو میں کھلی کچہری سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ان کی حکومت دولاکھ بے روزگاروں کے لئے روزگار کے ذرائع مہیا کرنے کے لئے ایک جامع سکیم کا جلد اجراء کر رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ تعلیم یافتہ بے روزگاروں کو قرضے کی سہولیات بہم پہنچائی جائیں گی۔ جس سے وہ اپنے چھوٹے کاروبار شروع کر سکیں گے۔

○ بھارتی وزیراعظم مسٹر نرسیمہاراؤ اور برطانیہ کے وزیراعظم جان میجر کے درمیان گفتگو میں مسئلہ کشمیر پر خاص طور پر بات کی گئی۔ برطانوی وزیراعظم نے کہا کہ یہ مسئلہ جلد از جلد حل ہونا چاہئے۔ اس ملاقات کے وقت لندن میں کشمیریوں نے مظاہرہ کیا جن میں خواتین کی ایک بڑی تعداد بھی شامل تھی۔ مظاہرین نے برطانوی وزیراعظم کو ایک یاد داشت بھی پیش کی۔

○ صومالیہ کے دارالحکومت موگادیشو میں پاکستان کے وزیرخارجہ اور وزیر دفاع نے پاک فوج کے جوانوں کے ساتھ عید منائی۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی افواج نے عید کے روز بھی نہتے کشمیریوں پر حملہ کر کے ۱۳۔ افراد کو شہید کر دیا۔ اس دوران ایک ہی گھر کے چھ افراد کو شہید کر دیا گیا۔ گھر گھر تلاشی کے دوران کئی نوجوانوں کو گرفتار کر لیا گیا۔

○ سلامتی کونسل نے مطالبہ کیا ہے کہ سرب فوجیں میگلاج کے گرد محاصرہ ختم کر دیں۔ سلامتی کونسل نے اس شہر پر گولہ باری کی بھی مذمت کی ہے۔

○ سلامتی کونسل نے مقبوضہ فلسطین میں مسجد خلیل کے واقعہ پر رائے شماری موخر کر دی ہے۔ یہ رائے شماری امریکہ کی درخواست پر موخر کردی گئی ہے۔

○ اسرائیلی حکام نے مسجد خلیل میں نماز ادا کرنے کی اجازت نہیں دی۔ فلسطینیوں کے قتل عام کے بعد سے اب تک فلسطینی مسلمانوں کو الخلیل میں داخل نہیں ہونے دیا گیا فلسطینیوں نے شہر کے باہر نماز عید ادا کی۔

○ اقوام متحدہ کا ایک امن مشن افغانستان کے دورہ پر جائے گا اور وہاں پر مختلف پارٹیوں کے درمیان صلح اور قیام امن کی کوششیں کرے گا۔ اور ملک کی تعمیر نو کرنے کے بارے میں بات چیت کرے گا۔

○ پنجاب کے وزیراعلیٰ نے دیہات کی صفائی کی مہم شروع کرادی ہے۔

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کمیشن میں کشمیر کے بارے میں پاکستان کی طرف سے قرارداد واپس لینے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہمیں اخلاقی فتح حاصل ہوئی ہے۔ ہم نے جو کامیابی حاصل کی ہے اسے مستحکم کریں گے۔ غیر ملکی صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بھارت جنیوا میں محتاط ہو گیا کہ اپنا امیج خراب نہ کرے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کا رویہ منفی ہے۔ ہم نے نواز شریف سے کہا کہ وہ کشمیر کا موقف پیش کرنے کے لئے جائیں لیکن انہوں نے انکار کردیا۔

○ وزیراعظم نے عوام کے لئے بنیادی سہولتوں کا ایک پیکیج تیار کرنے کے لئے دس ارب روپے کا ایک منصوبہ تیار کرنے کی ہدایات جاری کر دی ہیں اس کے تحت دیہی علاقوں کو خصوصی اہمیت دی جائے گی۔

○ صوبہ سرحد میں دو عیدیں ہوئیں۔ مسجد قاسم علی خان میں رات کے ساڑھے بارہ بجے پہلے فیصلے سے انحراف کرتے ہوئے عید منانے کا اعلان کر دیا گیا۔

○ امریکی حکومت نے کانگرس کو تجویز پیش کی ہے کہ پاکستان کی فوجی امداد بحال کر دی جائے۔ اگر یہ پابندی اٹھالی گئی تو پاکستان کو درجنوں ایف سولہ طیارہ مل جائیں گے جن کی قیمت ادا کی جاچکی ہے۔

○ بعض معتبر ذرائع کے مطابق مسلم لیگ ن نے اپنی مخالفانہ حکمت عملی میں تبدیلی کر کے حکومت کی بجائے وزیراعظم کو نشانہ بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ نئی پالیسی کے تحت نواز شریف کا نام متبادل وزیراعظم کے طور پر پیش نہیں کیا جائے گا۔ اور مخدوم امین فہیم یا ظفراللہ جمالی کو وزیراعظم بنائے جانے کی صورت میں حکومت سے مکمل تعاون کیا جائے گا۔ اس کے تحت وٹو سے دوستانہ تعلقات استوار کئے جائیں گے۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے اگر کشمیر کے بارے میں قرارداد کی واپسی حکومت کی فتح ہے تو پھر اس ملک کا خدا ہی حافظ۔

○ لاہور شہر کی تاریخ میں مسلم ٹاؤن کے علاقے میں ڈاکو قالینوں کے ایک تاجر کے گھر سے ایک کروڑ روپے سے زائد کی مالیت کی نقدی، پرائز بانڈ، طلائی زیورات، الیکٹرانک کا سامان لوٹ کر لے گئے۔ ڈاکوؤں نے اہل خانہ کو رسیوں سے باندھا اور سامان ویگن پر لاد کر لے گئے۔

○ پاکستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان چوتھا ون ڈے میچ ٹائی ہو گیا۔ دونوں ٹیموں نے برابر برابر رنز بنائے۔

○ سیکرٹری خارجہ پاکستان نے بھارت کی وعدہ خلافی پر ایران سے احتجاج کیا ہے۔ بھارت نے اقوام متحدہ اور اسلامی ممالک کے سفیروں کو مقبوضہ کشمیر کا دورہ کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ ایران نے یقین دہانی کرائی تھی کہ بھارت نے اسلامی کانفرنس کے وفد کو مقبوضہ کشمیر جانے کی اجازت دینے کی حامی بھری ہے۔

○ بھارت کے نائب وزیر خارجہ سلمان خورشید نے کہا ہے کہ پاکستان نے قرارداد واپس لے کر تسلیم کر لیا ہے کہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں نہیں ہو رہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہ قرارداد منظور ہو جاتی تو ہم تحقیقاتی کمیشن کو کشمیر جانے کی اجازت دینے پر مجبور ہو جاتے اور ہمیں وہ ماننا پڑ جاتا جو پاکستان چالیس سال سے کہہ رہا ہے۔

○ امریکہ کی نائب وزیر خارجہ مسز رابن رافیل نے کہا ہے کشمیری علیحدگی پسند بیرونی امداد کے بغیر بھارت کے خلاف جدوجہد کر رہے ہیں پاکستان کی طرف سے امداد کا کوئی ٹھوس ثبوت نہیں مل سکا۔ امریکی سینٹ کمیٹی سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں کی جارہی ہیں۔

○ ایک اخباری خبر کے مطابق لاہوریوں نے عید رات منانے کے لئے ایک کروڑ روپے کی شراب خریدی۔ ایکسائز کے بعض افسروں کی ملی بھگت سے لاہور کے علاقوں ملتان روڈ، جوہر ٹاؤن، پیرس محلہ، سمن آباد، شاہ پور کانجران، بھابڑہ اور راج گڑھ کے مخصوصی اڈوں پر شراب بیچی گئی۔

○ بھارت کے ۱۵ صوبوں کی ۳۵ علیحدگی پسند تنظیموں نے کرش انڈیا الائنس قائم کر لیا ہے۔ اس اتحاد میں جموں و کشمیر کی ۱۲۔ مشرقی پنجاب کی ۶۔ آسام کی ۲۔ مدھیہ پردیش کی دو علیحدگی پسند تنظیمیں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ناگالینڈ، منی پور اور گورکھا فرنٹ کی تنظیمیں بھی اس اتحاد میں شامل ہیں۔

○ بھارت کے نائب وزیر خارجہ مسٹر سلمان خورشید نے کہا ہے کہ پاکستان کی قرارداد پر بھارت کا چین یا ایران سے کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا۔

○ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کمیشن نے بوسنیا میں قتل عام کی خلاف پاکستان کی قرارداد منظور کرلی ہے۔ شہریوں کے خلاف فوجی طاقت کے استعمال کی مذمت کی گئی۔

○ اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین مولانا کوثر نیازی نے کہا ہے کہ قومی اسمبلی کو بلدیاتی ادارہ بنا دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نظریاتی کونسل کا سیاسی استعمال نہیں ہو گا۔

○ کشمیر کے بارے میں قرارداد کی واپسی کے بعد حکومت کی طرف سے کل جماعتی کانفرنس بلانے پر غور کیا جارہا ہے۔ اس میں مسلم لیگ ن کو بھی دعوت دی جائے گی۔

گمشدہ سونے کا لاکٹ

○ عید الفطر کے دن ایک عدد سونے کا لاکٹ بیت الاقصیٰ سے دارالیمن کے راستہ میں گم ہو گیا ہے۔ جس کسی کو ملے براہ کرم دفتر الفضل میں پہنچادیں۔

ضرورت سٹاف

ہمارے ادارے میں نئے تعلیمی سال کیلئے ٹیچرز کی چند آسامیاں خالی ہیں۔ جس کیلئے ☆ کم ازکم بی اے / بی ایس سی پاس ہو یا امتحان دیا ہو۔ ☆ انگریزی اردو کی لکھائی اچھی ہو اور پڑھانے کا شوق بھی ہو۔ ☆ اپنے ہاتھ سے مینجنگ ڈائریکٹر کے نام انگریزی میں لکھی ہوئی درخواست یکم اپریل سے قبل خود لائیں اور انٹرویو کریں۔

الاحمد کیمبرج اکیڈمی ربوہ
Ph: 212407

ھوالشافی
پینز کیوریٹو سمیل
Pains Curative Smell
سر سے لیکر پاؤں تک ہر قسم کے دردوں کے فوری علاج کیلئے حسب ضرورت سونگھیں۔
(پیٹ درد کے لئے ڈائجسٹ کیوریٹو سمیل Digest Curative Smell اور درد دل کیلئے ہارٹ کیوریٹو سمیل Heart Curative Smell زیادہ مفید ہیں۔)
قیمت :- فی سمیل 20.00 روپے، روزمرہ کی سات کیوریٹو سمیلز خوبصورت پرس میں 150.00 روپے علاوہ ڈاک خرچ 10.00 روپے
ایکسپورٹ کوالٹی :- فی سمیل :- پانچ ڈالر $5
مکمل پرس چالیس ڈالر $40 (ترقی پذیر ممالک کیلئے علیحدہ ریٹ)
موجد :- ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان
فون :- سیلز 211283 ہیڈ آفس 771 کلینک 606